سلسلۂ تالیف و تصنیف ادارۂ المجلس

اسلام مشرق میں

20

— از —

مولٰنا وحید احمدؒ

— نظر کردہ —

مولانا محمد جیلانی کاملِ نظامیہ

— ناشر —

دارۃ المجلس نور بھائی لوٹیا بلڈنگ۔ بندر روڈ کراچی

باہتمام۔ دکن دارالاشاعت۔ کلیٹن روڈ کراچی ۵

ذاتی ایجاد ہے یا اس کے طریق عمل کی اسوۂ رسُول اور اسوۂ صحابہ سے بھی کوئی سند ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ رسول نے حسب معمول اس کی بھی وضاحت اپنے قول وعمل سے کی ہوگی اور صحابہ جبتک مطمئن نہیں ہوئے برابر استفسار کرتے رہے ہوں گے۔ مجھے اپنے بے مائیگی اور جہالت کا اقبال ہے کہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس حدیث پاک کی وضاحت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کس طرح فرمائی۔ صحابہ کس طرح مطمئن ہوئے اور محدثین وعلماء نے اس کے متعلق کیا روشنی ڈالی۔ اگر اس حدیث کی تعمیل کے متعلق مولوی اور صوفی میں کوئی تعین و اتحاد ہوجائے تو نہ گمراہ کن مغالطے پیدا ہوں اور نہ اختلاف رونما ہوں۔

اگر قیاسات سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے تو ایک حدیث کا ملخص یہ ہے کہ فرشتوں اور انبیاء کے ایمان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ عالم غیب کا بلاواسطہ ترجمان تمہارے سامنے میں خود ہوں۔ اب رہی میرے بعد آنے والی امت جو بغیر میرے دیکھے ہوئے قرآن وحدیث کے ذریعہ ایمان لائیگی اس کا ایمان بالغیب تعجب اور غبطے کے لائق ہے' ظاہر ہے کہ صحابہ کو فضیلت محض صحبت رسُول کی وجہ سے ہے۔ رسول کی موجودگی سے اُنھیں ایمان بالغیب حاصل ہوتا تھا اور ماوراء العقل حقیقت کو سمجھکر عجائب پرستی سے بچتے تھے۔ چنانچہ ایمان بالغیب کی تشریح کے لئے ایک دوسری حدیث کا سیاق وسباق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حنظلہ بن ربیعؓ نے اپنے اوپر نفاق کا شبہ کیا اور دربار نبوی میں عرض کیا کہ جب ہم حضور کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور حضور دوزخ وجنت کو یاد دلاتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم حضور سے جدا ہوجاتے ہیں تو سب کچھ بھول کر تون تیل اور دال کے چکّر میں پڑجاتے ہیں۔ جواب میں کچھ اس طرح اِرشاد فرمایا کہ "اگر یہ کیفیت دائمی ہوجائے تو

برداشت نہ کر سکو گے اور بشریت سے گذر کر فرشتوں کے حدود میں پہنچ جاؤ گے انسانی ترقی کا راز اسی غیب و حضور میں ہے "

صحابہ کی عقیدت مندی اور محبت اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ اگر رسول کو نہ دیکھ پاتے تو بے قرار ہو جاتے۔ رحلت رسول کے موقع پر حضرت عمرؓ نے تلوار سونت لی اور کہا جو یہ کہے گا کہ رسول گذر گئے وہ جھوٹ کہے گا۔ اور اسے مار ڈالوں گا۔ ایسا دانا و بینا ایسی بات کیسے کہہ سکتا تھا جبتک کہ رسول کو زندہ نہ دیکھ رہا ہو۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل کی آیت پڑھکر حضرت عمرؓ کو ادب کی تعلیم دی اور ان کی نظر باطن سے ہٹا کر ظاہر کی طرف پھیر دی۔ شاید اسی محبت کا نام تصور ہے جو صحابہ کو حاصل تھا اور ممکن ہے کہ یہی حدیث جبریل یا احسان کا عملی نتیجہ ہو۔ اس محبت کا محدثین اور علماء نے ہزاروں طرح ابطال کیا ہے لیکن محبت کو تصور سے موسوم نہیں کیا اس لئے کہ تصور محبت کی باطنی کیفیت ہے جو گفت میں نہیں آتی۔

تصور کے متعلق حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ ان کی سوانح عمری سے صحیح طور پر واضح نہیں ہوتا۔ جب حضرت شاہ عبدالعزیز نے مرید کرتے وقت تصور شیخ کی تلقین کی تو انھوں نے کہا کہ شرک خفی ہے اور شاہ صاحب نے سکوت اختیار کیا۔ گویا تصور جائز نہیں۔ مگر اسی سوانح عمری سے صاف صاف ظاہر ہوتا کہ حضرت سید احمد صاحب کا تصور ان کے مریدوں کو حاصل تھا اور گویا سب کے سب اس شرک خفی میں مبتلا تھے۔ لہٰذا ضرورت ہے جناب مصنف اس قول و عمل کی اپنے علم سے تشریح کر کے مغالطے کو دور کریں

مختصر یہ کہ حق و باطل کی جنگ آج بھی جاری ہے اور تبلیغ کی راہیں ابھی مسدود نہیں ہوئی ہیں مگر موجودہ تبلیغ جس حال میں بھی ہے اپنے اندرونی

Marfat.com

وہ اثر نہیں رکھتی۔ آج کل سیاسی مبلغین اور مذہبی مبلغین دونوں مشکل سے ہو گئے ہیں اور بجا نہ ہوگا اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اہل حق باطل کی پیروی میں مصروف ہیں ورنہ زمین و آسمان میں یہ فساد برپا نہ ہوتا جو ہو رہا ہے ہم اگر مالکِ سلطنت ہیں تو ہمیں دین سے زیادہ اپنی پارٹی عزیز ہے۔ اور اگر ہم کسی کی سلطنت میں ہیں تو اتباع خدا و رسول سے زیادہ اتباع حکام کا ہمیں شوق ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ پارٹی کا خیال یا خوشنودی حکام کار دین کے لئے ہے لیکن جواب دینے والے اپنے جواب کا اپنے قلب میں خود ہی جائزہ لیں اس لئے کہ نیت کا حال سوائے اللہ جل شانہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ قرآن حق و باطل میں امتیاز سکھاتا ہے اسی کو حجت سمجھنا چاہیئے۔ حق و باطل کو ضم کرنے والوں کی مثال میں ڈاکٹر اقبال نے جعفر و صادق کا نام لیا ہے لیکن وسیع پیمانہ پر یوں سمجھنا چاہیئے کہ جہاں سلطنت ہے وہاں خلیفہ ناصر اور شاہ محمد خوارزمی پیدا ہو جاتے ہیں اور جہاں اپنی حکومت نہیں ہے وہاں محمود غزنوی اور عطار الملک جوینی اُگ آتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حال کا پتہ نہیں اور قال کا غلغلہ مچا ہوا ہے۔ زبان ہر جگہ شمشیر کا کام کر رہی ہے اور اپنے آپ کو ہی کاٹ رہی ہے چھ چھ گھنٹوں کی تقریریں اور دو دو پہلو رکھنے والی تحریریں نمونہ و مثال بنی ہوئی ہیں۔ یکسوئی کے بجائے پراگندگی کا دور دورہ ہے۔ مرکز تو لا محدود تو ذکر ہی کیا مسلمانوں میں محدود اتحاد بھی نہیں دکھائی دیتا۔ ہر کہیں اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہے۔ کمیونسٹ کہتے ہیں اور راج رشی ٹنڈن اعلان کرتے ہیں کہ مذاہب پرانے ہو گئے اور زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ مگر یہاں کوئی اتنا نہیں جو جواب دے کہ دین کامل مذاہب کی آخری کڑی ہونے کی وجہ سے زندہ ہے اور زبان و مکان پہ غالب ہے۔ ایسا

Marfat.com

جواب مجنون ہی دے سکتا ہے لیکن مجنون ڈھونڈے نہیں ملتا۔ یہ نقص ہے اور اسلام کے درمیان بعد ہو جانے کا ثبوت ہے۔ اس لئے کہ ہم بجائے قرآنی قانون پر عمل کرنے کے انسانوں کی کثرت سے بنائے ہوئے قانون پر عمل پیرا ہیں ضرورت ہے کہ ہم بدلیں۔ اپنے اندر انقلاب پیدا کریں اور پھر مرکزیت لامحدود کی طرف متوجہ ہوں۔

کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلماں بھی ایک

تمت الکتاب

ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ

Marfat.com

سلسلۂ تالیف و تصنیف ادارۂ مجلس

اسلام

مشرق میں

— از —

مولانا وحید احمدؒ

— نظر کردہ —

مولانا محمد جیلانی کاملِ نظامیہ

ناشر

دارۃ المجالس نوربھائی لوٹیا بلڈنگ۔ بندر روڈ کراچی

باہتمام۔ دکن دارالاشاعت۔ کلیٹن روڈ کراچی ۵

Marfat.com